"الوداع"

(سید محمد طیب بنام عطاء المحسن)

جواں سال------- سید محمد طیبؒ بخاری ---- ۲۸ ذوالحجۃ الحرام

۱۴۱۳ھ (۲۰ جون ۹۳ء) بروز اتوار---- گجرات میں دوپہر کے وقت کسی شقی القلب کی گولی کا نشانہ بن گئے۔ رات کو ہسپتال میں انتقال ہو گیا----

انا للہ وانا الیہ راجعون!

ذیل کی تحریر اس حادثہ پر ایک تاثر ہے (ادارہ)

عدم آباد-۲۱ جون (۹۳ء)

السلام علیکم!

بھائی جان میں جا رہا ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ آپ میرے اس طرح جانے کو کیا کہیں گے؟

ہو سکتا ہے یہ کہیں-----

طیب کا چراغ ہستی گل ہو گیا۔

طیب کا گل ہستی مرجھا گیا۔

طیب کی شمعِ زندگی بجھ گئی۔

طیب کی بہار زندگی خزاں آشنا ہو گئی۔

طیب کی زندگی دم توڑ گئی۔

طیب کو موت کے کسمساتے ہاتھوں نے اچک لیا۔

طیب لقمۂ اجل بن گیا۔

محمد طیب زیست والے شعلۂ مستعجل بود

طیب ہنستے کھیلتے ہوئے موت کی وادی میں اتر گیا

لے حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے ماموں زاد

طیب۔۔۔۔ اک اُبھرتا ہوا جوان جسم موت کے اتھاہ کنویں میں جا گرا۔

ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی
ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے!

بھائی جان! میرا مرثیہ لکھیں، مجھ پر افسانہ لکھیں، میرا ماتم کریں، جو جی میں آئے کریں۔ مگر یاد رکھیں سب سے بڑا درس یہ ہے کہ صبر کریں، میرے معصوم بچوں کا حوصلہ جوان رکھیں۔

عقل سوال کرتی ہے یہ کیا ہوا۔
دل کہتا ہے موت تو ٹل نہیں سکتی۔
اللہ نے اس دارالعمل کا انجام یونہی بنایا ہے۔
اس پر یقین رکھیں۔
ہاں، اسی پر یقین رکھیں۔
اور اسی یقین پر جئیں۔
میں دعا کرتا ہوں، آپ آمین کہیں۔۔۔۔۔۔
اللھم اغفرلی وارحمنی وقنی عذاب النار!(آمین)

والسلام۔۔۔۔۔۔
سید محمد طیب بخاری

*